السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے سود خوار سے سودی روپیہ قرض لے کراوراس میں قربانی وفطرہ کے روپیہ مخلوط کر کے ایک مسجد تیار کی، اوراس کے قریب ڈیڑھ سو ہاتھ کے فاصلہ پر دوسری مسجد موجود ہے، آیا یہ مسجد جدید حکم مسجد کا رکھتی ہے یا نہیں اوراس میں نماز جائز ہے یا نہیں اگر قرض ادا کردے تب بھی کیا نماز جائز ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودخوار سے سودی قرض لینا اوراس سے مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مال حرام ہے اورمال حرام اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ صحیح مسلم میں ہے : عن [1]ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہطیبلا یقبل الاطیبا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں، *معنی حدیث آن است کہ چون وے تعالے پاک است وررق حلال رابسبب پاک بودن اوازچرک حرمت چون بجانب اقدس اونسبے ہست قالمں آن است کہ بوے تقرب بجانب عزت اوتوان کردوحرام کہ صند اوست قالمں آن نبود انتہی۔*

اوردوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ازمال حرام تصدق کردن چیزے نیست وثوابے ندارد۔ اور موطا امام مالک میں سعید بن بسیار سے مرفوعا مروی ہے، من [2]تصدق بصدقۃ من کسب طیب ولایقبل اللہ الاطیبا کانما یضعھا فی کف الرحمٰن محلی شرح مؤطامیں اس حدیث کے تحت میں مرقوم ہے فیہ [3] نص علی ان غیر الحلال غیر مقبول انتہی اورجومسجد حرام وناپاک مال سے بائی جائے وہ حکم میں مسجد ضرار کے ہے، جیساکہ تفسیر کشاف ومدارک میں ہے کل[4] مسجد بنی مباھاۃ اوریاء اوسمعۃ اولغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ اوبمال غیر طیب فھولاحق بمسجد الضرار انتہی۔

اورقربانی اورفطرہ کے روپیہ سے بھی مسجد بنانا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے کہ چرم قربانی اور فطرہ حق مساکین ہے۔ عالمگیریہ میں ہے۔ ولا[5]یجوزان یبنی بالزکوۃ السجد وکذاالقناطیر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانھار والحج والجھادو کل مالاتملیک فیہ انتہی۔ اور قربانی اورفطرہ کا روپیہ اگرچہ پاک وحلال ہے، مگرسود کے روپیہ کے ساتھ مخلوط ہونے کی وجہ سے اس کی طہارت باقی نہیں رہی، بلکہ حکم حرمت کا آگیا الاشباہ والنظائر میں ہے، اذا[6] اجتمع الحلاوالحرام غلب الحرام انتہی۔ پس عبارات بالا سے ظاہر ہے کہ مسجد جدید حکم مسجد کا نہیں رکھتی ہے بلکہ حکم مسجد ضرار کا رکھتی ہے، لہٰذا جو شخص اس میں نماز پڑھے گا، اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اگر سود خوار کا روپیہ ادا کردے، جب بھی اس میں نماز جائز نہیں کیونکہ بنا مسجد کی مال حرام سے ہے اورچونکہ مسجد جدید کے قریب دوسری مسجد موجود ہے لہٰذا مسجد جدید باعث ضرر مسجد قدیم ہے۔ اس وجہ سے بھی مسجد جدید کا بنانا اوراس میں نماز پڑھنا جائز نہیں، تفسیر کشاف میں ہے۔ لما[7] فتح اللہ الامصار علی عمر رضی اللہ عنہ امر المسلمین ان یبنوا المساجد وان لایتخذوافی المدینۃ مسجدین یضار احدھما الاخرانتہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد حمید الرحمن میمن سنگ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی پاک ہے اورپاک چیز ہی کو قبول کرتا ہے۔

[2] ۔ جو آدمی پاک کمائی سے کوئی صدقہ کرے اوراللہ تعالی پاک چیز ہی کو قبول فرماتے ہیں، پس گویا اس نے وہ صدقہ خدا کے ہاتھ میں رکھا۔

[3] ۔ اس میں صراحت ہے کہ حرام غیر مقبول ہے۔

[4] ۔ ہر وہ مسجد جو فخر، ریا اور سمعہ یا خدا کی رضامندی کے بغیر کسی اور غرض سے یا ناپاک مال سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے۔

[5] ۔ جائز نہیں ہے کہ زکوۃ سے کوئی مسجد بنائیں یا سقائے تیار کئے جائیں یا سڑکوں کی مرمت اور نہروں کی پٹڑیاں درست کی جائیں یا حج اور جہاد کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور ہر وہ چیز جن میں تملیک نہیں ہے۔

[6] ۔ جب حلال اور حرام اکٹھے ہوجائیں تو حرام غالب آجاتا ہے۔

[7] ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو فتوحات عنایت فرمائیں تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ مسجدیں بناویں اور ایک ہی شہر میں دو مسجدیں تعمیر نہ کریں کہ ایک سے دوسری کو نقصان پہنچے